میڈیا فائل نمبر۲

# شبِ برأت کی حقیقت

حضرت مولانا مفتی محمدؐ تقی عثمانی مدظلہ العالی

ناشر

مدنی مشن مالیگاؤں

E-mail: madnimission@gmail.com

09960473950/08149451406

# شبِ برأت کی حقیقت

حضرت مولانا مفتی محمدؒ تقی عثمانی مدظلہ العالی

ناشر

مدنی مشن، مالیگاؤں

E-mail: madnimission@gmail.com

09960473950/08149451406

# تفصیلاتِ کتاب


نامِ کتاب : شبِ برأت کی حقیقت

خطیب : حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

ضبط وترتیب: محمد عبداللہ میمن صاحب

ماخوذ از : اصلاحی خطبات (جلد:۴)

صفحات : ۱۶

سن اشاعت: ربیع الاوّل،۱۴۳۶ھ/ جنوری،۲۰۱۵ء

باہتمام : مدنی مشن، مالیگاؤں، مہاراشٹر، الہند

کمپوزنگ : مدنی گرافکس، مالیگاؤں(9960473950)

Email: madni.info@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عرضِ ناشر

علمی دنیا میں طباعت کی جو اہمیت ہے وہ مسلّم لیکن فی زمانا انٹرنیٹ اور جدید ایجادات (کمپیوٹر، موبائل وغیرہ) کے استعمال سے معاشرت، تعلیم و تعلّم اور درس وتدریس میں ایک نیا رُخ سامنے آیا ہے جو نا قابل تردید بلکہ لائق افادہ واستفادہ ہے اور اس کے استعمال سے بہت کم لوگ بچ سکے ہیں۔ اِسی بناء پر شہرِ عزیز مالیگاؤں کے دینی واصلاحی اور مثبت رُخ پر امّتِ مسلمہ کی رہنمائی کرنے والے ایک ادارہ بنام "مدنی مشن، مالیگاؤں" کے احباب نے برسوں سے خاموش خدمت کے ذریعہ عام مسلمانوں تک بیانات، حمد، شرک و بدعات اور غیر شرعی چیزوں سے پاک نعتیں، نظمیں امّت تک پہنچانے کی بساط بھر کوشش کی اور اس میں کافی کامیاب بھی رہے۔ اب اِسی سلسلہ کو مزید دراز کرتے ہوئے معتبر، مستند علمائے کرام کی کتابیں نئے سرے سے کتابت کر کے خوبصورت ڈیزائننگ میں پی ڈی ایف فارمیٹ کی شکل میں تیار کر کے انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کرنے کا عمل بھی جاری کر دیا ہے۔ ہم جمیع احباب مدنی مشن، مالیگاؤں اللہ ربّ العزّت کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ اُس نے ہم جیسے کمزور و ناتواں بندوں سے دین کی یہ خدمت لی۔ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ.

اس سے قبل "اسلامی عقائد" نامی کتابچہ پیش کیا گیا تھا، جسے ناظرین نے کافی سراہا تھا، اب اس امّید کے ساتھ زیرِ نظر کتاب بھی پیش کی جارہی ہے کہ ناظرین کرام اسے بھی شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔ کتاب کا مضمون ایسا ہے کہ ہر خاص و عام کو اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ جو حضرات اس کتابچہ کو طبع کروانا چاہتے ہیں ادارہ کے ای میل یا موبائل نمبرس پر رابطہ کریں، ان شاء اللہ تعاون کیا جائے گا، معاونین کو خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

دعاؤں کا طالب
مفتی عبداللہ ملّی رحمانی
(ناظمِ اعلیٰ مدنی مشن، مالیگاؤں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# شب برأت کی حقیقت

الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکّلُ علیہ، ونعوذ باللّٰہ مِن شرور أنفسنا ومِن سیّئاتِ أعمالنا، مَن یّھدہ اللّٰہ فلا مُضلّ لہ ومَن یّضللہ فلا ھادی لہ، ونشھد أن لا الٰہ إلا اللّٰہ وحدہٗ لاشریك لہ، ونشھد أنّ سیّدنا وسندنا ونبیّنا ومولانا محمّداً عبدہٗ ورسولہ، صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وأصحابہٖ وبارك وسلّم تسلیماً کثیراً کثیراً، أمّا بعد!

شعبان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے اور اِس ماہ میں ایک مبارک رات آنے والی ہے جس کا نام "شبِ برأت" ہے۔ چوں کہ اِس رات کے بارے میں بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ اِس رات کی کوئی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں اور اِس رات میں جاگنا اور اِس رات میں عبادت کو خصوصی طور پر باعثِ اجر وثواب سمجھنا بے بنیاد ہے، بلکہ بعض حضرات نے اِس رات میں عبادت کو بدعت سے بھی تعبیر کیا ہے۔ اِس لیے لوگوں کے ذہنوں میں اِس رات کے بارے میں مختلف سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اِس لیے اِس کے بارے میں کچھ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوا۔

## دین اتّباع کا نام ہے:

اِس سلسلہ میں مختصراً گزارش یہ ہے کہ میں آپ حضرات سے بار بار یہ بات عرض کر چکا ہوں کہ جس چیز کا ثبوت قرآن میں یا سنّت میں یا صحابۂ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین کے آثار میں، تابعین بزرگانِ دین کے عمل میں نہ ہو اُس کو دین کا حصّہ سمجھنا بدعت ہے اور میں ہمیشہ یہ بھی کہتا رہا ہوں

کہ اپنی طرف سے ایک راستہ گھڑ کر اُس پر چلنے کا نام دین نہیں ہے، بلکہ دین اتّباع کا نام ہے۔ کس کی اتّباع؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتّباع، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتّباع، تابعین اور بزرگانِ دین کی اتّباع۔ اب اگر واقعتاً یہ بات درست ہو کہ اِس رات کی کوئی فضیلت ثابت نہیں تو بے شک اِس رات کو کوئی خصوصی اہمیت دینا بدعت ہوگا جیسا کہ شبِ معراج کے بارے میں عرض کر چکا ہوں کہ شبِ معراج میں کسی عبادت کا ذکر قرآن وسنّت میں موجود نہیں۔

## اِس رات کی فضیلت بے بنیاد نہیں:

لیکن واقعہ یہ ہے کہ شبِ برأت کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اِس کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دس صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے احادیث مروی ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس رات کی فضیلت بیان فرمائی۔ ان میں سے بعض احادیث سند کے اعتبار سے بے شک کچھ کمزور ہیں اور ان احادیث کے کمزور ہونے کی وجہ سے بعض علماء نے یہ کہہ دیا کہ اِس رات کی فضیلت بے اصل ہے۔ لیکن حضراتِ محدّثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو، لیکن اُس کی تائید بہت سی احادیث سے ہو جائے تو اُس کی کمزوری دور ہو جاتی ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اِس کی فضیلت میں روایات موجود ہیں، لہٰذا جس رات کی فضیلت میں دس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہوں اُس کو بے بنیاد اور بے اصل کہنا بالکل غلط ہے۔

## شبِ برأت اور خیر القرون:

امّتِ مسلمہ کے جو خیر القرون ہیں یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دور، تابعین کا دور، تبع تابعین کا دور اس میں بھی اِس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے، لوگ اِس رات کے اندر عبادت کا خصوصی اہتمام کرتے رہے ہیں، لہٰذا اِس کو بدعت کہنا یا بے بنیاد اور بے اصل کہنا درست نہیں، صحیح بات یہی ہے کہ یہ فضیلت والی رات ہے، اِس رات میں جاگنا، اِس میں عبادت کرنا باعثِ اجر وثواب ہے اور اِس کی خصوصی اہمیت ہے۔

## کوئی خاص عبادت مقرّر نہیں:

البتہ یہ بات درست ہے کہ اِس رات میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرّر نہیں کہ فلاں طریقہ سے عبادت کی جائے۔ جیسے بعض لوگوں نے اپنی طرف سے ایک طریقہ گھڑ کر یہ کہہ دیا کہ شبِ برأت میں اِس خاص طریقہ سے نماز پڑھی جاتی ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں فلاں سورہ اتنی مرتبہ پڑھی جائے، دوسری رکعت میں فلاں سورہ اتنی مرتبہ پڑھی جائے وغیرہ وغیرہ اِس کا کوئی ثبوت نہیں، یہ بالکل بے بنیاد بات ہے۔ بلکہ نفلی عبادات جس قدر ہوسکے وہ اِس رات میں انجام دی جائے۔ نفلی نماز پڑھیں، قرآنِ کریم کی تلاوت کریں، ذکر کریں، تسبیح پڑھیں، دعائیں کریں، یہ ساری عبادتیں اِس رات میں کی جاسکتی ہیں، لیکن کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں۔

## شبِ برأت میں قبرستان جانا:

اِس رات میں ایک اور عمل ہے جو ایک روایت سے ثابت ہے، وہ یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ جنّت البقیع میں تشریف لے گئے۔ اب چوں کہ حضور ﷺ اِس رات میں جنّت البقیع میں تشریف لے گئے تھے اِس لیے مسلمان اِس بات کا اہتمام کرنے لگے کہ شبِ برأت میں قبرستان جائیں۔ لیکن میرے والدِ ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑی کام کی بات بیان فرمایا کرتے تھے ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے، فرماتے تھے کہ "جو چیز رسولِ کریم ﷺ سے جس درجہ میں ثابت ہو اُسی درجہ میں اُسے رکھنا چاہیئے، اُس سے آگے نہیں بڑھانا چاہیئے۔" لہٰذا ساری حیاتِ طیّبہ میں رسولِ کریم ﷺ سے ایک مرتبہ جنّت البقیع جانا مروی ہے کہ آپ ﷺ شبِ برأت میں جنّت البقیع تشریف لے گئے۔ چوں کہ ایک مرتبہ جانا مروی ہے اِس لیے تم بھی اگر زندگی میں ایک مرتبہ چلے جاؤ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہر شبِ برأت میں جانے کا اہتمام کرنا، التزام کرنا اور اِس کو ضروری سمجھنا اور اِس کو شبِ برأت کے ارکان میں داخل کرنا اور اِس کو شبِ برأت کا لازمی حصّہ سمجھنا اور اِس کے بغیر یہ سمجھنا کہ شبِ برأت نہیں ہوئی، یہ اِس کو اُس کے درجہ سے آگے بڑھانے والی بات ہے، لہٰذا اگر کبھی کوئی شخص اِس نقطۂ نظر سے قبرستان چلا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تھے، میں بھی آپ ﷺ کی اتّباع میں جارہا ہوں تو ان

شاء اللہ اجر وثواب ملے گا۔لیکن اِس کے ساتھ یہ کرو کہ کبھی نہ بھی جاؤ، لہٰذا اہتمام اور التزام نہ کرو، پابندی نہ کرو، یہ درحقیقت دین کی سمجھ کی بات ہے کہ جو چیز جس درجہ میں ثابت ہو اُس کو اُسی درجہ میں رکھو اُس سے آگے مت بڑھاؤ اور اس کے علاوہ دوسری نفل عبادت ادا کرلو۔

## نوافل گھر پر ادا کریں:

میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ اِس رات میں اور شبِ قدر میں نفلوں کی جماعت کرتے ہیں۔ پہلے صرف شبینہ باجماعت ہوتا تھا، اب سنا ہے کہ صلاۃ التسبیح کی بھی جماعت ہونے لگی ہے۔ یہ صلاۃ التسبیح کی جماعت کسی طرح بھی ثابت نہیں، ناجائز ہے۔ اِس کے بارے میں ایک اصول سُن لیجیے جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ فرض نماز کے علاوہ اور اُن نمازوں کے علاوہ جو حضور اقدس ﷺ سے باجماعت ادا کرنا ثابت ہیں مثلاً تراویح، کسوف اور استسقاء کی نماز، اِن کے علاوہ ہر نماز کے بارے میں افضل یہ ہے کہ انسان اپنے گھر میں ادا کرے، صرف فرض نماز کی خصوصیت یہ ہے کہ اِس کے اندر صرف افضل نہیں بلکہ سنّتِ مؤکّدہ قریب بواجب ہے کہ اس کو مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرے۔لیکن سنّت اور نفل میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ انسان اپنے گھر میں ادا کرے.... لیکن جب فقہاء نے یہ دیکھا کہ لوگ گھر جا کر بعض اوقات سنّتوں کو ترک کر دیتے ہیں اِس لیے انھوں نے یہ بھی فرما دیا کہ اگر سنّتیں چھوٹنے کا خوف ہو تو مسجد ہی میں پڑھ لیا کریں تا کہ چھوٹ نہ جائیں ورنہ اصل قاعدہ یہی ہے کہ گھر میں جا کر ادا کریں اور نفل کے بارے میں تمام فقہاء کا اِس پر اجماع ہے کہ نفل نماز میں افضل یہ ہے کہ اپنے گھر میں ادا کرے اور نفلوں کی جماعت حنفیہ کے نزدیک مکروہِ تحریمی اور ناجائز ہے، یعنی اگر جماعت سے نفل پڑھ لیے تو ثواب تو کیا ملے گا، الٹا گناہ ملے گا۔

## فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں:

بات دراصل یہ ہے کہ فرائض دین کا شعار ہیں، دین کی علامت ہیں۔لہٰذا ان کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا ضروری ہے۔کوئی آدمی یہ سوچ کر کہ اگر میں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا تو اِس میں رِیاکاری کا اندیشہ ہے اِس لیے میں گھر ہی میں نماز پڑھ لوں،

اُس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، اُس کو حکم یہ ہے کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھو، اِس لیے کہ اِس کے ذریعہ دین اسلام کا ایک شعار ظاہر کرنا مقصود ہے، دین اسلام کی ایک شوکت کا مظاہرہ مقصود ہے، اِس لیے اس کو مسجد ہی میں ادا کرو۔

## نوافل میں تنہائی مقصود ھے:

لیکن نفل ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلّق بس بندہ اور اُس کے پروردگار سے ہے۔ بس تم ہو اور تمھارا اللہ ہو، تم ہو اور تمھارا پروردگار ہو۔ جیسا کہ حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ تلاوت اتنی آہستہ سے کیوں کرتے ہو؟ انھوں نے جواب میں فرمایا کہ: أسمعتُ مَن ناجیتُ۔ (ابوداؤد: کتاب الصّلاۃ، باب رفع الصّوت، حدیث نمبر ۱۳۲۹) ترجمہ: ”یعنی جس ذات سے یہ مناجات کر رہا ہوں اُس کو سنا دیا۔“ اب دوسروں کو سنانے کی کیا ضرورت ہے؟ لہٰذا نفلی عبادت کا تو حاصل یہ ہے کہ وہ ہو اور اُس کا پروردگار ہو، کوئی تیسرا شخص درمیان میں حائل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ میرا بندہ براہِ راست مجھ سے تعلّق قائم کرے۔ اِس لیے نفل عبادتوں میں جماعت اور اجتماع کو مکروہ قرار دے دیا اور یہ حکم دے دیا کہ اکیلے آؤ، تنہائی اور خلوت میں آؤ اور ہم سے براہِ راست رابطہ قائم کرو۔ یہ خلوت اور تنہائی کتنا بڑا انعام ہے، ذرا غور تو کرو، بندہ کو کتنے بڑے انعام سے نوازا جا رہا ہے کہ خلوت اور تنہائی میں ہمارے پاس آؤ۔

## تنہائی میں ھمارے پاس آؤ:

بادشاہ کا ایک عام دربار ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت کی نماز اللہ تعالیٰ کا عام دربار ہے۔ دوسرا خاص دربار ہوتا ہے، جو خلوت اور تنہائی کا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تم ہمارے عام دربار میں حاضری دیتے ہو تو اب ہم تمھیں خلوت اور تنہائی کا بھی موقع دیتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص اِس تنہائی کے موقع کو جلوت میں تبدیل کر دے اور جماعت بنا دے تو ایسا شخص اُس خاص دربار کی نعمت کی ناقدری کر رہا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہے ہیں کہ تم تنہائی میں آؤ، ہم سے مناجات کرو، ہم تنہائی میں تمھیں نوازیں گے۔ لیکن تم ایک

جمِ غفیر اکٹھا کر کے لے جا رہے ہو۔

## تم نے اِس نعمت کی ناقدری کی:

مثلاً اگر کوئی بادشاہ ہے، تم اس سے ملاقات کے لیے دربار میں گئے۔ وہ بادشاہ تم سے یہ کہے کہ آج رات کو نو ۹ بجے تنہائی میں میرے پاس آجانا، تم سے کچھ پرائیویٹ بات کرنی ہے۔ جب رات کے نو ۹ بجے تو آپ نے اپنے دوستوں کا ایک جمگھٹا اکٹھا کر لیا اور سب دوستوں کو لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ بتایئے کہ آپ نے اُس بادشاہ کی قدر کی یا ناقدری کی؟ اُس نے تو تمھیں یہ موقع دیا تھا کہ تم تنہائی میں میرے پاس آؤ، تم سے تنہائی میں باتیں کرنی تھیں۔ تمھیں خلوت میں خاص ملاقات کا موقع دینا تھا اور اپنے ساتھ رابطہ اور تعلّق استوار کرنا تھا اور تم پوری ایک جماعت بنا کر اُس کے پاس لے گئے تو یہ تم نے اُس کی ناقدری کی۔

اِس لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفلی عبادت کی اِس طرح ناقدری نہ کرو۔ نفلی عبادت کی قدر یہ ہے کہ تم ہو اور تمھارا اللہ ہو، تیسرا کوئی نہ ہو۔ لہٰذا نفلی عبادات جتنی بھی ہیں اُن سب کے اندر اصول یہ بیان فرما دیا کہ تنہائی میں اکیلے عبادت کرو، اس کے اندر جماعت مکروہِ تحریمی ہے۔ اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو یہ ندا دی جا رہی ہے کہ: أَلَا هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرُ لَهٗ۔ ترجمہ: ”کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اُس کی مغفرت کروں؟“ یہاں لفظ ”مستغفر“ مفرد کا صیغہ استعمال کیا یعنی کوئی تنہائی میں مغفرت طلب کرنے والا ہے، تنہائی میں مجھ سے رحمت طلب کرنے والا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہے ہیں کہ تنہائی میں میرے پاس آ کر مجھ سے مانگو۔ لیکن ہم نے یہ کیا کہ شبینہ کا انتظام کیا، چراغاں کیا اور لوگوں کو اِس کی دعوت دی کہ میرے پاس آ کر میری اِس خلوت میں شریک ہو جاؤ۔ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی ناقدری ہے۔ لہٰذا شبینہ ہو یا صلاۃ التسبیح کی جماعت ہو یا کوئی اور نفلی جماعت ہو، یہ سب ناجائز ہے۔

## گوشۂ تنہائی کے لمحات:

یہ فضیلت والی راتیں شور وشغب کی راتیں نہیں ہیں، میلے ٹھیلے کی راتیں نہیں، یہ اجتماع

کی راتیں نہیں، بلکہ یہ راتیں اِس لیے ہیں کہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلّقات استوار کرلو اور تمھارے اور اُس کے درمیان کوئی حائل نہ ہو، ؎

میان عاشق و معشوق رمزیست

کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ اگر تنہائی میں عبادت کرنے بیٹھتے ہیں تو نیند آجاتی ہے۔ مسجد میں شبینہ اور روشنی ہوتی ہے اور ایک جمِ غفیر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نیند پر قابو پانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ ارے! اِس بات پر یقین کرو کہ اگر تمھیں چند لمحات گوشۂ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے میسّر آگئے تو وہ چند لمحات اُس ساری رات سے بدرجہا بہتر ہیں جو تم نے میلے میں گزاری۔ اِس لیے کہ تنہائی میں جو وقت گزرا وہ سنّت کے مطابق گزرا اور میلے میں جو وقت گزرا وہ خلافِ سنّت گزرا۔ وہ رات اتنی قیمتی نہیں جتنے وہ لمحات قیمتی ہیں جو آپ نے اخلاص کے ساتھ رِیا کے بغیر گوشۂ تنہائی میں گزار لیے۔

## وہاں گھنٹے شمار نہیں ہوتے:

میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں کہ اپنی عقل کے مطابق کام کرنے کا نام دین نہیں، اپنا شوق پورا کرنے کا نام دین نہیں، بلکہ اُن (اللہ تعالیٰ) کے کہنے پر عمل کرنے کا نام دین ہے، اُن کی پیروی اور اتّباع کا نام دین ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ تمھارے گھنٹے شمار کرتے ہیں کہ تم نے مسجد میں کتنے گھنٹے گزارے؟ وہاں گھنٹے شمار نہیں کیے جاتے، وہاں تو اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اگر چند لمحات بھی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ میں میسّر آگئے تو وہ چند لمحات ہی ان شاء اللہ بیڑا پار کر دیں گے۔ لیکن اگر آپ نے عبادت میں کئی گھنٹے گزار دیے، مگر سنّت کے خلاف گزارے تو اُس کا کچھ بھی حاصل نہیں۔

## اخلاص مطلوب ہے:

میرے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے کیف کے عالم میں فرمایا کرتے تھے کہ جب تم لوگ سجدہ میں جاتے ہو تو سجدہ میں ”سبحان ربّی الاعلٰی“ کئی مرتبہ کہتے ہو،

لیکن مشین کی طرح زبان پر یہ تسبیح جاری ہوجاتی ہے۔لیکن اگرکسی دن یہ کلمہ ’’سبحان ربّی الاعلٰی‘‘ ایک مرتبہ اخلاص کے ساتھ دِل سے نکل گیا تو یقین کیجیے کہ اللہ تعالیٰ اِس ایک مرتبہ ’’سبحان ربّی الاعلٰی‘‘ کی بدولت بیڑا پار کردیں گے۔

لٰہذا یہ مت خیال کروکہ اگر تنہا گھر میں رہ کرعبادت کریں گے تو نیند آجائے گی،اِس لیے کہ اگر نیند آجائے تو سو جاؤ،لیکن چند لمحات جو عبادت میں گزارو، وہ سنّت کے مطابق گزارو۔ حضور ﷺ کی سنّت یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف پڑھتے پڑھتے نیند آجائے تو سو جاؤ اور سو کر تھوڑی سی نیند پوری کرلو اور پھر اٹھ جاؤ، اِس لیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نیند کی حالت میں قرآن شریف پڑھتے ہوئے تمھارے منہ سے کوئی لفظ غلط نکل جائے۔لٰہذا ایک آدمی ساری رات سنّت کے خلاف جاگ رہا ہے اور دوسرا آدمی صرف ایک گھنٹہ جاگا،لیکن سنّت کے مطابق جاگا اور اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق جاگا تو یہ دوسرا شخص پہلے شخص سے کئی درجہ بہتر ہے۔

## ہر عبادت کو حد پر رکھو:

اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی گنتی نہیں ہے، بلکہ اعمال کا وزن ہے۔وہاں تو یہ دیکھا جائے گا کہ اِس کے عمل میں کتنا وزن ہے؟ لٰہذا اگر تم نے گنتی کے اعتبار سے اعمال تو بہت کر لیے،لیکن اُن میں وزن پیدا نہیں کیا تو اُس کا کوئی فائدہ نہیں۔اِس لیے فرمایا کہ نیند آجائے تو پڑکر سو جاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اٹھ کر پھر عبادت میں لگ جاؤ۔لیکن سنّت کے خلاف کام نہ کرو۔لٰہذا جو عبادت جماعت کے ساتھ جس حد تک ثابت ہو اُسی حد تک کرو۔ مثلاً فرض کی جماعت ثابت ہے، رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت ثابت ہے، رمضان میں وتر کی جماعت ثابت ہے، اِسی طرح نمازِ جنازہ کی جماعت واجب علی الکفایہ ہے،عیدین کی نماز با جماعت ثابت ہے، نمازِ استسقاء اور نمازِ کسوف اگرچہ سنّت ہے،لیکن اِن دونوں میں چوں کہ حضور اقدس ﷺ سے جماعت ثابت ہے اور شعائرِ اسلام میں سے ہیں لٰہذا اِن کو جماعت سے ادا کرنا جائز ہے۔اِن کے علاوہ جتنی نمازیں ہیں اُن میں جماعت نہیں ہے اُن میں تو اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ بندہ مجھ سے تنہائی میں ملاقات کرے، اللہ تعالیٰ نے تنہائی میں

ملاقات کا جو اعزاز بخشا ہے یہ معمولی اعزاز نہیں ہے اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

## عورتوں کی جماعت:

ایک مسئلہ عورتوں کی جماعت کا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کی جماعت پسندیدہ نہیں ہے، چاہے وہ فرض نماز کی جماعت ہو یا سنّت کی ہو یا نفل کی ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو یہ حکم فرما دیا کہ اگر تمھیں عبادت کرنی ہے تو تنہائی میں کرو، جماعت عورتوں کے لیے پسندیدہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ دین اصل میں شریعت کے اتّباع کا نام ہے، اب یہ مت کہو کہ ہمارا تو اِس طرح عبادت کرنے کو دِل چاہتا ہے، اِس دل کے چاہنے کو چھوڑ دو، اِس لیے کہ دل تو بہت ساری چیزوں کو چاہتا ہے اور صرف دِل چاہنے کی وجہ سے کوئی چیز دین میں داخل نہیں ہو جاتی، جس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند نہیں کیا اُس کو محض دِل چاہنے کی وجہ سے نہ کرنا چاہیئے۔

## شبِ برأت اور حلوہ:

بہر حال! یہ شبِ برأت الحمدللہ فضیلت کی رات ہے اور اِس رات میں جتنی عبادت کی توفیق ہو اتنی عبادت کرنی چاہیئے.... باقی جو اور فضولیات اِس رات میں حلوہ وغیرہ پکانے کی شروع کر لی گئی ہیں اُن کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اِس لیے کہ شبِ برأت کا حلوہ سے کوئی تعلّق نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شیطان ہر جگہ اپنا حصّہ لگا لیتا ہے اُس نے سوچا کہ اِس شبِ برأت میں مسلمانوں کے گناہوں کی مغفرت کی جائے گی۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ اِس رات میں اللہ تعالیٰ اتنے انسانوں کی مغفرت فرماتے ہیں جتنے قبیلۂ کلب کی بکریوں کے جسم پر بال ہیں۔

شیطان نے سوچا کہ اگر اتنے سارے آدمیوں کی مغفرت ہوگئی پھر تو میں لُٹ گیا۔ اِس لیے اُس نے اپنا حصّہ لگا دیا۔ چنانچہ اُس نے لوگوں کو یہ سکھا دیا کہ شبِ برأت آئے تو حلوہ پکایا کرو۔ ویسے تو سارے سال کے کسی دن بھی حلوہ پکانا جائز اور حلال ہے، جس شخص کا جب دِل چاہے پکا کر کھالے، لیکن شبِ برأت سے اِس کا کیا تعلّق؟ نہ قرآن میں اِس کا ثبوت ہے، نہ

حدیث میں اِس کے بارے میں کوئی روایت، نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار میں، نہ تابعین کے عمل میں اور نہ بزرگانِ دین کے عمل میں کہیں اِس کا تذکرہ۔لیکن شیطان نے لوگوں کو حلوہ پکانے میں لگا دیا۔ چنانچہ سب لوگ پکانے اور کھانے میں لگ گئے، اب یہ حال ہے کہ عبادت کا اتنا اہتمام نہیں جتنا حلوہ پکانے کا ہے۔

## بدعات کی خاصیت:

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے، وہ یہ کہ میرے والدِ ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعات کی خاصیت یہ ہے کہ جب آدمی بدعات کے اندر مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے بعد پھر اصل سنّت کے کاموں کی توفیق کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو لوگ صلاۃ التسبیح کی جماعت میں دیر تک کھڑے رہتے ہیں وہ لوگ پانچ وقت کی فرض جماعتوں میں کم نظر آئیں گے اور جو لوگ بدعات کرنے کے عادی ہوتے ہیں مثلاً حلوہ مانڈہ کرنے اور کونڈے میں لگے ہوئے ہیں وہ فرائض سے غافل ہوتے ہیں، نمازیں قضا ہو رہی ہیں، جماعتیں چھوٹ رہی ہیں، اِس کی تو کوئی فکر نہیں لیکن یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو سب سے زیادہ تاکید اِس کی فرمائی تھی کہ جب کسی کا انتقال ہو جائے تو اُس کی میراث شریعت کے مطابق جلدی تقسیم کرو۔لیکن اب یہ ہو رہا ہے کہ میراث تقسیم کرنے کی طرف تو دھیان نہیں ہے، مگر تیجہ ہو رہا ہے، دسواں ہو رہا ہے، چالیسواں ہو رہا ہے، برسی ہو رہی ہے۔لہٰذا بدعات کی خاصیت یہ ہے کہ جب انسان اُس کے اندر مبتلا ہوتا ہے تو سنّت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور سنّت والے اعمال کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے، آمین۔ بہرحال اِن فضولیات اور بدعات سے تو بچنا چاہیئے، باقی یہ رات فضیلت کی رات ہے اور اِس رات کے بارے میں بعض لوگوں نے جو خیال ظاہر کیا ہے کہ اِس رات میں کوئی فضیلت ثابت نہیں یہ خیال صحیح نہیں ہے۔

## پندرہ شعبان کا روزہ:

ایک مسئلہ شبِ برأت کے بعد والے دن یعنی پندرہ شعبان کے روزہ کا ہے، اِس کو بھی

سمجھ لینا چاہیئے۔ وہ یہ کہ سارے ذخیرۂ حدیث میں اِس روزے کے بارے میں صرف ایک روایت میں ہے کہ شبِ برأت کے بعد والے دن روزہ رکھو۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے، لہٰذا اِس روایت کی وجہ سے خاص اِس پندرہ شعبان کے روزہ کو سنّت یا مستحب قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ البتّہ پورے شعبان کے مہینہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے۔ یعنی یکم شعبان سے ستائیس شعبان تک روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے، لیکن اٹھّائیس (۲۸) اور انتیس (۲۹) شعبان کو حضور ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو تاکہ رمضان کے روزوں کے لیے انسان نشاط کے ساتھ تیّار رہے۔ لیکن یکم شعبان سے سّتائیس (۲۷) شعبان تک ہر دن روزہ رکھنے میں فضیلت ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ پندرہ تاریخ ایامِ بیض میں سے بھی ہے اور حضور اقدس ﷺ اکثر ہر ماہ کے ایّامِ بیض میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے، یعنی ۱۳ / ۱۴ / ۱۵ ؍ تاریخ کو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اِن دو وجہ سے ۱۵؍ تاریخ کا روزہ رکھے۔ ایک اِس وجہ سے کہ یہ شعبان کا دن ہے، دوسرے اِس وجہ سے کہ یہ ۱۵؍ تاریخ ایامِ بیض میں داخل ہے اگر اِس نیّت سے روزہ رکھ لے تو ان شاء اللہ موجبِ اجر ہوگا۔ لیکن خاص پندرہ تاریخ کی خصوصیت کے لحاظ سے اِس روزہ کو سنّت قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ اِسی وجہ سے اکثر فقہائے کرام نے جہاں مستحب روزوں کا ذکر کیا ہے وہاں محرّم کی دس تاریخ کے روزہ کا ذکر کیا ہے، یومِ عرفہ کے روزہ کا ذکر کیا ہے، لیکن پندرہ شعبان کے روزہ کا علاحدہ سے ذکر نہیں کیا، بلکہ یہ فرمایا ہے کہ شعبان کے کسی بھی دن روزہ رکھنا افضل ہے۔ بہرحال اگر اِس نقطۂ نظر سے کوئی شخص روزہ رکھ لے تو ان شاء اللہ اس پر ثواب ہوگا باقی کسی دن کی کوئی خصوصیت نہیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہر معاملہ کو اُس کی حد کے اندر رکھنا ضروری ہے، ہر چیز کو اُس کے درجہ کے مطابق رکھنا ضروری ہے۔ دین اصل میں حدود کی حفاظت ہی کا نام ہے، اپنی طرف سے عقل لڑا کر آگے پیچھے کرنے کا نام دین نہیں۔ لہٰذا اگر ان حدود کی رعایت کرتے ہوئے کوئی شخص روزہ رکھے تو بہت اچھّی بات ہے۔ ان شاء اللہ اس پر اجر و ثواب ملے

گا۔لیکن اس روزہ کو باقاعدہ سنّت قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

## بحث ومباحثہ سے پرہیز کریں:

یہ شبِ برأت اور اُس کے روزہ کا خلاصہ ہے، بس اِن باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کیا جائے، باقی اِس بارے میں بہت زیادہ بحث ومباحثہ میں نہیں پڑنا چاہیئے۔آج کل یہ مسئلہ کھڑا ہوگیا کہ اگر کسی نے کوئی بات کہہ دی تو اس پر بحث ومباحثہ شروع ہوگیا۔ حالاں کہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جب کسی ایسے شخص سے کوئی بات سنی ہے جس پر آپ کو اعتماد اور بھروسہ ہے تو بس اُسی پر عمل کرلو، کوئی دوسرا شخص دوسری بات کہتا ہے تو پھر بحث میں مت پڑو۔ اِس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحث میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "أَلْمِراءُ يُطْفِئُ نُوْرَ الْعِلْمِ." ترجمہ: "یعنی اِس قسم کے معاملات میں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا یا بحث ومباحثہ کرنا علم کے نور کو زائل کردیتا ہے۔" ہمارے ایک شاعر اکبر الہ آبادی مرحوم گزرے ہیں اِس بارے میں اُن کا ایک شعر بڑا اچھا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ؏

مذہبی بحث میں نے کی ہی نہیں
فالتو عقل مجھ میں تھی ہی نہیں

یہ مذہبی بحث جس میں فضول وقت ضائع ہو، اس سے کچھ حاصل نہیں اور جن لوگوں کے پاس فالتو عقل ہوتی ہے، وہ اِس قسم کی بحث ومباحثہ میں پڑتے ہیں۔ اِس لیے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس عالم پر تم کو بھروسہ ہو اُس کے کہنے پر عمل کرلو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تمھاری نجات ہوجائے گی۔ اگر کوئی دوسرا عالم دوسری بات کہہ رہا ہے تو پھر تمھیں اس میں الجھنے کی ضرورت نہیں، بس سیدھا راستہ یہی ہے۔

## رمضان کے لیے پاک صاف ہوجاؤ:

بہرحال حقیقت یہ ہے کہ اِس رات کی فضیلت کو بے اصل کہنا غلط ہے اور مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ شبِ برأت رمضان المبارک سے دو ہفتے پہلے رکھی ہے، یہ درحقیقت رمضان المبارک کا استقبال ہے، رمضان کی ریہرسل (مشق) ہورہی ہے، رمضان کی تیاری کرائی جارہی

ہے کہ تیّار ہو جاؤ اب وہ مقدّس مہینہ آنے والا ہے جس میں ہماری رحمتوں کی بارش برسنے والی ہے، جس میں ہم مغفرت کے دروازے کھولنے والے ہیں اس کے لیے ذرا تیّار ہو جاؤ۔

دیکھیے! جب آدمی کسی بڑے دربار میں جاتا ہے تو جانے سے پہلے اپنے آپ کو پاک صاف کرتا ہے، نہاتا دھوتا ہے، کپڑے وغیرہ بدلتا ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کا عظیم دربار رمضان کی صورت میں کھلنے والا ہے تو اِس دربار میں حاضری سے پہلے ایک رات دے دی اور یہ فرمایا کہ آؤ! ہم تمھیں اِس رات کے اندر نہلا دھلا کر پاک صاف کر دیں، گناہوں سے پاک صاف کریں، تاکہ ہمارے ساتھ تمھارا تعلّق صحیح معنیٰ میں قائم ہو جائے اور جب یہ تعلّق قائم ہو گا اور تمھارے گناہ دھلیں گے تو اِس کے بعد تم رمضان المبارک کی رحمتوں سے صحیح معنیٰ میں فیض یاب ہو جاؤ گے۔ اِس غرض کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ رات عطا فرمائی، اِس کی قدر پہچاننی چاہیئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اِس مبارک رات کی قدر کرنے اور اِس رات میں عبادت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ ربّ العالمین

